کنعان (فلسطین) کا، اس میں بنی اسرائیل کے چھوٹے چھوٹے ذیلی حلقے، ان چھوٹے حلقوں میں انبیاء کی بعثت، ان طبقات کی اپنی اپنی جگہ پر انبیاء کی مخالفت، یہ سب باتیں اتنی وزنی ہیں کہ ان کی موجودگی میں یہ کہنا بالکل قرین قیاس ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اتنی بڑی تعداد کو ایک ہی دن میں شہید کر دیا گیا۔ بعض روایات میں شہید انبیاء کی تعداد تین سو بتائی گئی ہے (ابن مسعودؓ۔ مسند احمدؒ) لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعداد دوسرے شہید صلحاء کو ملا کر ہے، انبیاء کا نام تغلیباً لیا گیا ہے۔

۲۔ وقودها الناس والحجارة۔ مغالطہ کا اصل سبب اعدت للکافرین کا جملہ بن رہا ہے کہ جہنم کو دہکانے کے لیے پہلے (۱) الناس اور (۲) الحجارہ ڈالے جائیں گے، پھر اس میں الکافرین (کافر لوگ) ڈالے جائیں گے۔ حالانکہ بات یہ نہیں ہے۔ اعدت للکافرین، وقودها الناس والحجارة پر تفریع نہیں ہے بلکہ دونوں الگ الگ جملے ہیں۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ: اعدت للکافرین جملہ مستأنفہ ہے۔ جلالین میں ہے۔

اعدت هیئت للکافرین یعذبون بها، جملة مستأنفة (تفسیر جلالین)

اصل میں یہاں پر بتایا یہ جا رہا ہے کہ: جہنم کی تخلیق اصالۃً منکرینِ حق (کفار) کے لیے کی گئی ہے، دوسرے گنہگار مسلمانوں کے لیے بالتبع اور ثانیاً ہے۔

الناس اور الحجارة کو دوزخ کا ایندھن کہا گیا ہے، الناس سے مراد کفار ہیں اور حجارہ سے مراد وہ بت ہیں جن کو وہ پوجتے تھے۔ قرآن حکیم میں ہے:

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (پ۱۷۔ الانبیاء ع۷)

"بیشک تم (خود) اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے رہے ہو (سب) جہنم کا ایندھن ہیں۔"

الناس (کافر لوگ) تو اس لیے کہ وہ مشرک اور کافر تھے، اور الحجارة (اصنام) اس لیے کہ کفار کی حسرت اور ندامت میں اضافہ ہو کہ: جن کو مشکل کشا اور سفارشی سمجھ کر پکارتے اور پوجتے رہے وہ اس قدر بے بس چیز تھی جو آج دوزخ میں ہمارے ساتھ جل رہی ہے۔ ان کو آگ کا ایندھن کہنا ایک محاورہ ہے، مراد اس سے ان کا مستحق سزا ہونا ہے یہ نہیں کہ ان کے ذریعے دوزخ کی آگ دہکائی جائے گی ورنہ شاید بجھ جاتی۔

پتھر کے بت واقعی غیر ذی حیات اور غیر ذوی العقول جنس ہے، یہاں ان کو آگ میں جھونکنے سے غرض ان کو دکھ پہنچانا نہیں کیونکہ اس میں ان کا کوئی قصور ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس سے غرض کفار پر ان کی حماقت اور بتوں کی بے بسی واضح کر کے ان کو جسمانی عذاب کے ساتھ ذہنی کرب میں مبتلا کرنا ہے۔ اعاذنا الله من کرب الدنیا والاخرة۔ والله اعلم۔